REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

۱۸ شعبان ۱۳۷۵ھ

خطبہ نمبر ۱۲

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ — یکم شہادت ۱۳۳۵ھش — یکم اپریل ۱۹۵۶ء — نمبر ۷۷

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کے دوسرے دن کی کارروائی کی مختصر روداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا نمائندگان شوریٰ سے پُر معارف خطاب

ربوہ ۳۱ مارچ۔ کل مورخہ ۳۰ مارچ کو مجلس مشاورت کا دوسرا دن تھا۔ اجلاس نماز جمعہ کے بعد تین بجے سہ پہر کے قریب شروع ہوا۔ اس اجلاس میں دیگر نمائندگان کے علاوہ عالمی عدالت انصاف کے جج محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں ان متعدد سب کمیٹیوں کی رپورٹوں پر غور ہونا تھا۔ جو گزشتہ اجلاس میں مقرر کی گئی تھیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے اور سٹیج پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ جو مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے کی۔

حضور ایدہ اللہ کا خطاب

بعدہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمائندگان شوریٰ سے خطاب کرتے ہوئے نظام خلافت کی برکات دین کی محبت اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی حضور نے فرمایا ہماری کامیابی کا تمام راز اس بات میں مضمر ہے۔ کہ جماعت میں دین کی محبت اور خدمت اسلام کا جوش ہر آن بڑھتا رہے۔ اور اس میں خلافت کا نظام قائم و دائم رہے۔ حضور نے فرمایا۔ اگر تم نے اپنے اس امتیاز کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے فرائض کو پوری تندہی سے ادا کیا۔ تو تم دیکھو گے کہ چند سال کے اندر اندر عظیم الشان تغیر رونما ہوگا وہ دن قریب آ رہے ہیں۔ کہ جب احمدیت دنیا میں ایک نمایاں حیثیت اختیار کرے گی۔ اتنا تغیر تو اس سال کے اندر اندر ہی رونما ہو کر دنیا کے سامنے آ چکا ہے کہ اب یورپ اور امریکہ کے نامور اخبار اور رسائل جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی مساعی کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ایک مشہور امریکی رسالہ نے جو کروڑوں کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ احمدیہ جماعت نے افریقہ میں اسلام پھیلایا ہے۔ اور اس طرح پھیلایا ہے۔ کہ وہاں اس کے مقابلے میں عیسائیت ناکام ہو کر رہ گئی ہے اسی طرح انگلستان اور جنوبی افریقہ میں بھی بعض معروف لوگوں نے اپنے لیکچروں میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات کا نہایت شاندار الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ وہاں اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ اب صداقت کو ماننے پر مجبور ہوتے جا رہے ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے بعض مستشرقین کی کتابوں کا بھی ذکر کیا جن میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمت اسلام کا صاف اور واضح الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ اب وہاں کا اہل فکر طبقہ اس امر کو محسوس کر رہا ہے۔ کہ بالآخر احمدیت دنیا میں غالب آ جائے گی۔ ان کی نگاہیں آنے والے حالات کی پیش از وقت علامات کو ابھی سے شناخت کر رہی ہیں۔

دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم

خدمت اسلام کے عظیم الشان کام کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کرنے کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں قرآن مجید کا روسی ترجمہ جلد از جلد شائع کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے بتایا کہ اس سلسلہ میں بفضلہ تعالیٰ کام شروع ہو چکا ہے۔ اور روسی زبان کے ایسے ماہر مل گئے ہیں۔ جنہوں نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ ہمارے مبلغ کے ساتھ مل کر اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیں گے۔ حضور نے یہ بتلانے کے بعد کہ اب تک سواحیلی انگریزی، ڈچ۔ ہسپانوی پرتگالی اور اطالوی وغیرہ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ہو چکے ہیں۔ نیز یہ کہ انڈونیشین ... ۴۲ بنگالی اور گورمکھی وغیرہ میں بھی اگلے سال تک تراجم مکمل ہو جائیں گے۔ فرمایا یہ سب خلافت اور تنظیم کی برکت ہے کہ جماعت کو خدمت اسلام کا یہ عظیم الشان کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۱ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"طبیعت اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت کے اجلاس کے پیش نظر جمعہ اور عصر کی نمازیں ملا کر پڑھائیں۔

محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۱ مارچ۔ کل رات لاہور سے محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے متعلق جو رپورٹ ملی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹمپریچر بتدریج کم ہو رہا ہے الحمد للہ علیٰ ذالک مگر ضعف میں ابھی کمی نہیں ہوئی۔ احباب کرام اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام محترم نواب صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۱ مارچ۔ حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے الحمد للہ۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سلمہ اللہ کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اس سے قبل یہ اطلاع آئی تھی کہ صاحبزادہ صاحب کی طبیعت بتدریج بہتر ہو رہی ہے احباب دعائیں جاری رکھیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ یکم اپریل ۵۶ء

مولانا محمدؐ جعفر صاحب تھانیسری کا بیان

پچھلے دنوں اسلامی جماعت کے ترجمان "ایشیا" کی ایک تحریر کے ضمن میں ہم نے وعدہ کیا تھا۔ کہ ہم جناب مولانا مہر صاحب کی ایک غلطی کے متعلق کچھ عرض کریں گے۔ جو انہوں نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "سید احمد شہید" میں مولانا محمدؐ جعفر صاحب تھانیسری کے بیانات کے متعلق کھائی ہے۔ اور آپ پر نعوذ باللہ حضرت سید احمدؒ صاحب علیہ الرحمۃ کے بعض مکتوبات کی تحریف کا بھی الزام لگایا ہے۔

مولانا محمدؐ جعفر صاحب تھانیسری نے اپنی تصنیف سوانح احمدی میں لکھا ہے کہ سید صاحب نے انگریزوں کے خلاف جہاد جائز نہیں سمجھا تھا۔ اور صرف سکھوں کے خلاف جہاد کرنا چاہا تھا۔ جناب مہر صاحب نے اپنی تصنیف مذکورہ بالا میں اس کی تردید کے لئے ایک الگ باب میں کوشش فرمائی ہے۔ جس کے متعلق ہماری دیانتدارانہ رائے یہ ہے۔ کہ مولانا مہر صاحب کامیاب نہیں ہوئے۔ بلکہ خود ان کی تصنیف ہی میں ایسا مواد موجود ہے۔ جس سے مولانا تھانیسری کی تائید ہوتی ہے۔

آج ہم اس بارے میں صرف ایک اصولی بات کہنا چاہتے ہیں۔ جس پر غور کرنے سے مہر صاحب کی غلطی کی اصل وجہ معلوم ہو جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ دنیا میں ایک بھی ایسا مسلمان نہیں۔ جو مغرب کے استیلاء اور مسلمانوں کے زوال و نکبت کو پسند کرتا ہو۔ یہاں تک کہ وہ مسلمان اہل علم حضرات جنہوں نے انگریزی حکومت کے حق میں فتوے دیئے۔ اور جنہوں نے انگریزی حکومت کی عملاً مدد کی۔ اور ایسے لوگوں کی کثرت ہے۔ وہ لوگ بھی انگریزوں کے استیلاء اور مسلمانوں کے زوال کو ہرگز پسند نہیں کرتے تھے۔ مگر اہل علم حضرات نے جو فتوے دیئے۔ خواہ بعض لوگ آج ان پر کیا کیا طوفان اٹھائیں۔ ان میں سے اکثر نے حالات کے مطالعہ اور شرعی حقیقت پر پورا غور کر کے ایسا کیا تھا۔ وہ اسلامی احکام سے اپنے آپ کو مجبور سمجھتے تھے۔ ورنہ دل سے ایک بھی مسلمانوں کی شکست اور انگریزوں کی کامیابی پر خوش نہیں تھا۔ اور نہ ہو سکتا تھا۔

اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم اعتراف کرتے ہیں۔ کہ حضرت سید احمدؒ صاحب علیہ الرحمۃ کبھی مسلمانوں کے زوال اور انگریزوں یا کسی غیر مسلم قوم کی ان پر فتح کو دل سے برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ آپ جہاد کی شرائط اور حدود کو نہیں سمجھتے تھے۔ اور ان شرائط اور حدود کی پابندی نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے ہو سکتا ہے۔ کہ وہ انگریز کے استیلاء کو نہایت برا بھی کہتے ہوں۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ انہوں نے انگریزی تسلط کو مٹانے کی خواہش بھی کی ہو۔ اور یہ خواہش بھی کی ہو۔ کہ مسلمانوں کے ملکوں کو جو نصاریٰ اور کفار نے چھین لئے ہیں۔ واپس لیا جائے۔

مولانا محمدؐ جعفر صاحب تھانیسری کے سوانح احمدی میں نقل کردہ مکتوبات کی عبارتوں اور مکتوبات کی دوسری ایڈیشنوں کی عبارات میں جو تفاوت مولانا صاحب نے دکھایا ہے۔ اس وقت ہم اسے زیر بحث نہیں لانا چاہتے۔ اگرچہ ہم ایسے قرائن پیش کر سکتے ہیں۔ جن سے مولانا محمدؐ جعفر صاحب تھانیسری کی حمایت ہوتی ہے۔ جو ہم کسی وقت پھر پیش کریں گے۔ اس وقت ہم صرف اصولی بات لینا چاہتے ہیں۔

یہ تسلیم کرنے کے باوجود کیا یہ ممکن نہیں کہ سید صاحب نے شرعی حدود و قیود کے پیش نظر انگریزوں سے جہاد کرنا ناجائز قرار دیا ہو۔ یہ ہماری رائے نہیں ہے۔ ذیل میں ہم مولانا مہر صاحب کی کتاب میں سے ہی ایک مسلمہ جید عالم کی رائے پیش کرتے ہیں۔ مولانا مہر صاحب اپنی تصنیف کے صفحہ ۲۳ پر نواب صدیق حسن خاں صاحب کی ایک تصنیف "تقصار جیود الاحرار من تذکار جنود الابرار" کے نفس مضمون کے متعلق لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آخر میں لکھا ہے (اپنی کتاب "تقصار" میں) کہ کتاب و سنت میں جہاد کے شروط و قیود ہیں۔ اسی لئے سید صاحب نے ہندوستان میں انگریزوں کے ساتھ جہاد نہ کیا۔ اور حکومت برطانیہ کے خلاف محاذ قائم نہ فرمایا۔ بلکہ باہر جا کر سکھوں اور افغانوں کے خلاف لڑے۔"

مولانا مہر صاحب اس کی کوئی شرعی تردید تو پیش نہیں کر سکے۔ مگر اپنی رائے اس طرح ظاہر کرتے ہیں۔

"مبادا اس بیان سے غلط فہمی پیدا ہو۔ اس لئے یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ سید صاحب انگریزوں کو مسلمانوں کے لئے سکھوں سے بدرجہا زیادہ خطرناک سمجھتے تھے۔ یہ اتفاق کی بات ہے۔ کہ مختلف مصالح کی بناء پر سرحد کو مرکز بنایا۔ اور اس میں سکھ سامنے آ گئے وغیرہ وغیرہ"

غور فرمائیے۔ سید صاحب اپنے آپ کو احیائے و قیام شریعت کے لئے مامور خیال کرتے تھے۔ اور جہاد کرتے ہیں۔ مگر انگریزوں کے ساتھ نہیں۔ بلکہ سکھوں کے ساتھ۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب جیسا عالم بے بدل شرعی وجہ انگریزوں کے ساتھ جہاد نہ کرنے کی پیش کرتا ہے۔ اور اس کی روشنی میں سید صاحب کے فیصلہ کی وضاحت کرتا ہے۔ مگر مولانا مہر صاحب ہیں۔ کہ بعض مشکوک باتوں اور اپنے قیاس کی بناء پر نہ تو سید صاحب کے شرعی شعور کو کوئی وقعت دیتے ہیں۔ اور نہ نواب صدیق حسن خاں صاحب کے تبحر علمی کو خاطر میں لاتے ہیں۔ نواب صدیق حسن خاں مرحوم خاص مرتبہ کے انسان ہیں۔ آپ کی سید صاحب کے حالات کے متعلق خصوصیت کا ذکر خود مہر صاحب اسی جگہ بایں الفاظ کرتے ہیں:۔

"مرحوم (نواب صدیق حسن خاں۔ ناقل) کے والد سید اولاد حسن قنوجی سید صاحب کے خاص ارادت مند تھے۔ پھر نواب صاحب کا تعلق فرمانروائے ٹونک اور اعزہ سید صاحب سے بھی برابر قائم رہا۔ اس لئے انہیں سید صاحب کے خاصے حالات معلوم ہوں گے۔"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ مہر صاحب نے محض ایک فطری جذبہ کے پیش نظر جو نہ صرف سید صاحب کے دل میں ہونا ضروری تھا۔ بلکہ تمام مسلمانوں کے دل میں ہونا ضروری ہے۔ جن میں تمام وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے فی الحقیقت انگریزی حکومت کے حق میں فتوے دئے۔ اور جن میں سر سید مرحوم سے لے کر خود جناب مہر صاحب تک شریک ہیں۔ ایک واقعہ کے جھٹلانے میں سخت نفسیاتی غلطی کھائی ہے۔ اور جذبات کو حقیقت سے ممیز نہیں کر سکے۔ ایک بات کے متعلق ہمارے جذبات اور اسکی شرعی حیثیت ایک دوسرے سے مختلف بلکہ متضاد ہو سکتے ہیں۔ ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مولانا مہر صاحب نے اس فرق کو مدنظر نہیں رکھا۔ اور جوشِ عقیدت کا شکار ہو گئے ہیں۔ پرانے اہل علم حضرات کے فتووں کو جانے دیجیئے۔ ہم ذیل میں مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کا ایک حوالہ درج کرتے ہیں۔

"ہندوستان اس وقت بلاشبہ دار الحرب تھا۔ جب انگریزی حکومت یہاں اسلامی سلطنت کو مٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس وقت مسلمانوں کا فرض تھا۔ کہ یا تو اسلامی سلطنت کی حفاظت میں جانیں لڑاتے۔ یا اس میں ناکام ہونے کے بعد یہاں سے ہجرت کر جاتے۔ لیکن جب وہ مغلوب ہو گئے۔ انگریزی حکومت قائم ہو چکی۔ اور مسلمانوں نے اپنے پرسنل لاء پر عمل کرنے کی آزادی کے ساتھ یہاں رہنا قبول کر لیا۔ تو اب یہ ملک دار الحرب نہیں رہا۔ اس لئے کہ یہاں اسلامی قوانین منسوخ نہیں کئے گئے ہیں۔ نہ مسلمانوں کو سب احکام شریعت کے اتباع سے روکا جاتا ہے۔ نہ ان کو اپنی شخصی اور اجتماعی زندگی میں شریعت اسلامی کے خلاف عمل کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ایسے ملک کو دار الحرب ٹھہرانا اور ان رخصتوں کو نافذ کرنا جو محض دار الحرب کی مجبوریوں کو پیش نظر رکھ کر دی گئی ہیں۔ اصولِ قانونِ اسلامی کے قطعاً خلاف ہے۔ اور نہایت خطرناک بھی۔"

("سود" حصہ اول صفحہ ۷۷ و ۷۸)

کیا اس سے یہ نتیجہ نکال لیں۔ کہ مولانا مودودی صاحب انگریزوں کے استیلاء اور اسلامیوں کی نکبت کو پسند کرتے ہیں۔ نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مولانا کا یہ فتویٰ شریعت کے احکام کے مطابق ہے۔ جو آپ کے جذبات سے جو ایک مسلمان کی حیثیت سے آپ کے اس کے متعلق ہوں گے۔ بالکل مختلف ہیں۔ اسی طرح ہماری ناچیز رائے میں ہمیں حضرت سید احمد شہید علیہ الرحمۃ کے فعل اور جذبات میں فرق کرنا لازمی ہے۔ آپ شریعت کے خلاف ہرگز کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے تھے یہی وجہ ہے۔ کہ نواب صدیق حسن خاں صاحب جیسے جید عالم نے اپنی رائے ظاہر کی ہے۔

یہ حوالہ ہم نے اسی لئے بھی دیا ہے۔ کہ جماعت اسلامی کے ترجمان بھی سوچ سمجھ کر اور گھر کا حال معلوم کر کے بات کیا کریں۔ اور محض نعرہ بازی کو اسلام نہ قرار دیں۔

جرمن مشن کا تبدیل شدہ ایڈریس

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے جرمن مشن کا ایڈریس تبدیل ہو چکا ہے۔ اس لئے آئندہ جملہ خط و کتابت مندرجہ ذیل ایڈریس پر کی جایا کرے:۔

De Ahmadiyya
Mission Des Islam
Oderfelder
Strabe 18
Hamburg 13

تار کا پتہ:۔
Islamabad Hamburg

(نائب وکیل التبشیر تحریک جدید)

خطبہ جمعہ

شادی کی بنیاد اخلاق، نیکی اور تقوےٰ پر قائم ہونی چاہیئے

تا جو اولاد پیدا ہو وہ بھی نیک متقی اور اللہ تعالےٰ کے نام کو بلند کرنے والی ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۶ر مارچ ۱۹۵۶ء بمقام لاہور

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

چونکہ کل رات مجھے

انتڑیوں میں شدید درد

کی تکلیف ہو گئی تھی۔ اور ساری رات اسہال آتے رہے اور پھر سفر بھی ایسی حالت میں ہوا جبکہ بادلوں اور بارش کی وجہ سے فضا میں غبار اور اندھیرا تھا جس سے طبیعت میں سخت گھبراہٹ اور اضطراب کی کیفیت رہی۔ اس لئے آج میں زیادہ لمبا خطبہ نہیں پڑھ سکتا۔ گو اللہ تعالےٰ کے فضل سے آج مجھے نسبتاً افاقہ ہے۔ مگر پیٹ میں درد کی شکایت ابھی باقی ہے۔ بہرحال میں نے مناسب سمجھا کہ کچھ نہ کچھ خطبہ بیان کر دوں۔

آج رات میں نے

رؤیا میں دیکھا

کہ ایک تعلیم یافتہ عورت کہہ رہی ہے کہ مرد و عورت کے تعلقات کی بنیاد بد اخلاقی پر ہے۔ گویا وہ اس بات پر طعن کرتی ہے کہ اسلام نے جو شادی بیاہ جائز رکھا ہے یہ کوئی اچھی بات نہیں۔ اس وقت یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ وہ عیسائیت کی تائید کر رہی ہے۔ اور اس کی رہبانیت کی تعلیم کو ترجیح دیتی ہے۔ یا محض عقلی طور پر وہ ان تعلقات پر اعتراض کرتی ہے۔ میں نے اسے جواب میں کہا کہ اصل بات یہ ہے۔ کہ مرد اور عورت کے تعلقات کی بنیاد بد اخلاقی پر رکھے جانے کا خیال اس لئے پیدا ہوا ہے کہ

نر و مادہ کے تعلقات

صرف انسان کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ جانوروں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ چونکہ جانور کسی شریعت کے حامل نہیں۔ بلکہ کسی بڑی اخلاقی تعلیم کے بھی حامل نہیں۔ اس لئے ان کے سارے کام بہیمیت کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اور ان کو دیکھ کر بعض لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ مرد و عورت کے تعلقات کی جو اسلام نے اجازت دی ہے۔ وہ بھی اسی قسم کی چیز ہے۔ حالانکہ مرد و عورت کے تعلقات کی بنیاد بہیمیت پر نہیں۔ بلکہ خالص اخلاق اور تقوےٰ پر ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالاً کثیراً ونساء واتقوا اللّٰہ الذی تساءلون بہٖ والارحام۔ ان اللّٰہ کان علیکم رقیبا۔ (نساء ع۱)

پس بے شک جانوروں کے نر و مادہ بھی آپس میں ملتے ہیں۔ اور مرد و عورت بھی آپس میں ملتے ہیں۔ مگر دونوں میں فرق یہ ہے۔ کہ جانوروں کے نر و مادہ آپس میں ملتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں صرف جانور پیدا ہوتے ہیں۔ کوئی اخلاقی یا روحانی تغیر دنیا میں رونما نہیں ہوتا۔ لیکن جب مرد و عورت آپس میں ملتے ہیں تو دنیا میں ایسے انسان پیدا ہوتے ہیں جو

تقوےٰ اللہ کی بنیاد

رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اور تقوےٰ اللہ کی بنیاد بہیمیت پر نہیں۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کی اخلاقی اور روحانی کیفیت پر ہے۔ بہرحال بے شبہ اسی لئے پیدا ہوتا ہے کہ بظاہر جانور اور انسان اس فعل میں اشتراک رکھتے ہیں۔ اور لوگ غلطی سے یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ جس طرح جانوروں کا یہ جذبہ بہیمیت پر مبنی ہے۔ اسی طرح انسان بھی

بہیمیت کے ماتحت

ایسا کرتا ہے۔ حالانکہ جانوروں کے آپس میں ملنے کے نتیجہ میں صرف بہیمیت پیدا ہوتی ہے۔ اور مرد و عورت کے اختلاط کے نتیجہ میں ایسی پاکیزہ نسلیں پیدا ہوتی ہیں۔ جو خدا کے نام کو بلند کرنے والی اور ذکر الٰہی کو قائم کرنے والی ہوتی ہیں۔ پس ان تعلقات کی بنیاد بد اخلاقی پر نہیں۔ بلکہ ایک

اعلیٰ درجہ کے روحانی مقصد

پر رکھی گئی ہے۔ اور جانوروں کے نر و مادہ کے تعلقات کو دیکھ کر اس پر اعتراض کرنا نادانی کی بات ہے۔ یہ اشتراک محض سطحی ہے۔ جو دونوں میں پایا جاتا ہے۔ ورنہ حقیقت کے لحاظ سے ان دونوں کی آپس میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ غرض ایک لمبی تقریر تھی۔ جو میں نے خواب میں کی۔ وہی خواب میں نے آج خطبہ میں بیان کر دی ہے۔

درحقیقت اس رؤیا میں

یہ سبق دیا گیا ہے

کہ لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی اولادوں کی اچھی تربیت کریں۔ اور ایسی پاکیزہ نسلیں دنیا میں پیدا کریں کہ ہر شخص کو دیکھ کر یہ ماننا پڑے۔ کہ ان تعلقات کی بنیاد بد اخلاقی پر نہیں۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کے اخلاق اور روحانیت پر رکھی گئی ہے اگر ان تعلقات کی بنیاد کسی بلند مقصد پر نہیں تو جس طرح گائے کے بچہ پیدا ہو جاتا ہے یا بیل پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ دنیا میں کسی قسم کے روحانی یا اخلاقی تغیر کا باعث نہیں بنتے۔ اسی طرح انسان بھی پیدا ہوتے رہتے۔ لیکن ہم تو دیکھتے ہیں کہ مرد و عورت کے اختلاط کے نتیجہ میں بسا اوقات ایسی

اعلیٰ نسلیں پیدا ہوتی ہیں

جو دنیا میں اخلاق کو قائم کرنے والی اور خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے والی ہوتی ہیں۔ اگر اس کی بنیاد بہیمیت پر ہوتی۔ تو ان تعلقات کا ایسا شاندار نتیجہ کس طرح پیدا ہوتا۔ مامون کے متعلق ہی لکھا ہے کہ کہ اس نے اپنے دو بیٹوں کو فراء کے پاس جو ایک مشہور نحوی گذرے ہیں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بٹھایا۔ ایک دن فراء کسی کام کے لئے اٹھا۔ تو دونوں شہزادے دوڑ پڑے۔ تاکہ استاد کے سامنے اس کی جوتیاں سیدھی کر کے رکھیں۔ مگر چونکہ دونوں اکٹھے پہنچے تھے اس لئے ان کا آپس میں جھگڑا شروع ہو گیا۔ ایک کہتا تھا میں ان کے آگے جوتیاں رکھوں گا۔ اور دوسرا کہتا تھا میں رکھوں گا۔ آخر دونوں نے ایک ایک جوتی اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دی۔ جب مامون کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو اس نے فراء سے کہا کہ ما ھلک من خلف مثلک۔ جس نے آپ جیسا استاد اپنے شاگرد دنیا میں چھوڑے وہ کبھی فنا نہیں ہو سکتا۔ یعنی آپ نے دنیا میں ایسی

اخلاقی بنیاد

قائم کر دی ہے اور ایسے اپنے شاگرد پیدا کر دیئے ہیں۔ جو آپ کے نام کو

جاری رکھیں گے۔ اور اس طرح آپ کے نام کو زندہ رکھیں گے۔ تو تربیت اولاد ثابت کر دیتی ہے۔ کہ مرد و عورت کا اختلاط بہیمیت کی بنا پر نہیں بلکہ اعلےٰ درجہ کے اخلاق اور تقوےٰ کو قائم کرنے کے لئے ہے۔ پس جو شخص اس فرض کو بجا لاتا ہے۔ اور اپنی اولاد کی نیک تربیت کرتا ہے۔ وہ درحقیقت تمام مذاہب سے اس اعتراض کو دور کرتا ہے۔ کہ ان مذاہب نے مرد و عورت کے تعلقات کی اجازت دے کر بہیمیت کو قائم کیا ہے۔

دنیا میں اس وقت

جس قدر مذاہب پائے جاتے ہیں

ان میں سے بعض نے تو شادی بیاہ کو پسند کیا ہے۔ اور بعض نے شادی نہ کرنے کو اچھا فعل قرار دیا ہے۔ عیسائیت نے شادی نہ کرنے کو اچھا قرار دیا ہے اور یہودیت نے شادی بیاہ کرنے کو پسند کیا ہے۔ لیکن اگر کوئی شادی نہ کرے تو یہودیت اسے ملامت نہیں کرتی۔ لیکن اسلام نے شادی بیاہ کرنے کو اچھا ہی قرار نہیں دیا۔ بلکہ شادی بیاہ نہ کرنے کو سخت ناپسند قرار دیا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے۔ کہ جس شخص نے شادی نہ کی۔ اور وہ اسی حالت میں مر گیا تو وہ بطّال ہے اس نے اپنی عمر کو ضائع کر دیا۔ کیونکہ ایک اعلےٰ درجہ کی نیکی کا بیج اس نے نہ بویا۔ اور آنے والی دنیا کئی فوائد سے محروم ہو گئی۔

درحقیقت

شادی بیاہ کی مثال

ایسی ہی ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ کوئی بڈھا ایک ایسا درخت لگا رہا تھا۔ جو کئی سال کے بعد پھل دیتا تھا۔ اتفاقاً وہاں سے اس ملک کا بادشاہ گزرا۔ اس نے جب بڈھے کو ایک ایسا درخت لگاتے دیکھا جس کا پھل کئی سال کے بعد پیدا ہوتا تھا تو وہ اسے کہنے لگا۔ کہ تم یہ کیا کر رہے ہو۔ تمہاری عمر اسی ۸۰ نوّے سال کی ہو گئی ہے۔ اور تم ایسا درخت لگا رہے ہو جو کئی سال کے بعد پھل دیتا ہے۔ کیا تمہیں یہ امید ہے کہ تم اس کا پھل کھاؤ گے وہ کہنے لگا بادشاہ سلامت اگر ہمارے باپ دادا بھی یہی خیال کرتے۔ اور وہ اپنی زندگیوں میں پھلدار درخت لگا کر نہ جاتے تو آج ہم کہاں سے پھل کھاتے۔ انہوں نے درخت لگائے اور ہم نے

ان کا پھل کھایا

آج ہم درخت لگائیں گے۔ تو ہمارے پڑپوتے ان کا پھل کھائیں گے۔ بادشاہ کو اس کی یہ بات بڑی پسند آئی اور اس نے کہا زہ۔ یعنی تو نے کیا ہی اچھی بات کہی ہے۔ اور بادشاہ کا یہ حکم تھا۔ کہ جب میں کسی کی بات سے خوش ہو کر زہ کہہ دوں۔ تو فوراً اسے تین ہزار روپیہ انعام دے دیا جایا کرے۔ بادشاہ نے خوش ہو کر زہ کہا۔ تو وزیر نے فوراً تین ہزار روپے کی تھیلی اس بڈھے کے سامنے رکھ دی وہ روپوں کی تھیلی اپنے ہاتھ میں لے کر کہنے لگا بادشاہ سلامت لوگ درخت لگاتے ہیں تو کئی کئی سال کے بعد انہیں اس کا پھل کھانا نصیب ہوتا ہے۔ مگر مجھے دیکھئے کہ میں نے درخت لگاتے لگاتے اس کا پھل کھا لیا۔ بادشاہ پھر اس کی بات سے خوش ہوا اور کہنے لگا زہ۔ اس پر وزیر نے جھٹ

ایک دوسری تھیلی اس کے سامنے

رکھ دی۔ یہ دیکھ کر بڈھا کہنے لگا حضور آپ تو کہہ رہے تھے۔ کہ تو مر جائیگا۔ اور اس درخت کا پھل نہیں کھا سکے گا۔ مگر دیکھئے لوگ تو کئی سال میں ایک دفعہ درخت کا پھل کھاتے ہیں۔ اور میں نے اس درخت کے لگاتے لگاتے دو دفعہ اس کا پھل کھا لیا۔ بادشاہ پھر اس کی بات سے خوش ہوا اور کہنے لگا زہ۔ اس پر وزیر نے فوراً ایک تیسری تھیلی اس کے سامنے رکھ دی۔ اس کے بعد وزیر کہنے لگا بادشاہ سلامت یہاں سے چلئے ورنہ اس بڈھے نے تو ہمیں لوٹ لینا ہے۔ یہی مثال شادی بیاہ کی ہے۔ جو شخص شادی بیاہ کرتا۔ اور پھر اپنی اولاد کی اعلےٰ تربیت کرتا ہے۔ وہ دنیا میں نیکی اور تقوےٰ کی بنیاد رکھتا ہے۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ اس نے بہیمیت اور بد اخلاقی کی بناء پر ان تعلقات کو قائم کیا ہے۔ بہت بڑی نادانی اور حماقت ہے۔ دنیا میں

جتنے اولیاء اللہ گزرے ہیں

سب انہی تعلقات کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ جتنے موجد اور سائنس دان گزرے ہیں۔ سب انہی تعلقات کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً نیوٹن کو ہی لے لو اگر اس کے ماں باپ آپس میں نہ ملتے۔ تو نیوٹن کس طرح پیدا ہوتا۔ پھر جب ان کے تعلقات کے نتیجہ میں نیوٹن جیسا انسان پیدا ہو گیا۔ تو ان تعلقات کی بناء بہیمیت پر کس طرح ہوئی۔ اسی طرح دنیا میں جتنے

بڑے بڑے جرنیل

گزرے ہیں۔ سب انہی تعلقات کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ نپولین کو لے لو یا ہٹلر کو لے لو۔ اگر ان کے ماں باپ بھی یہی سمجھتے۔ کہ ہم ان تعلقات کو اختیار نہیں کرتے کیونکہ ان کی بنیاد بہیمیت پر ہے۔ تو

نپولین اور ہٹلر

کہاں سے پیدا ہوتے۔ اسی طرح جتنے بڑے بڑے ائمہ گزرے ہیں۔ سب انہی تعلقات کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ۔ حضرت امام شافعیؒ۔ حضرت امام مالکؒ۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور صوفیاء میں سے سید عبد القادر صاحب جیلانی۔ شہاب الدین صاحب سہروردی۔ بہاء الدین صاحب نقشبندی۔ معین الدین صاحب چشتی۔ محی الدین صاحب ابن عربی حضرت جنید بغدادی۔ ان تمام بزرگوں کے ماں باپ بھی اگر یہی خیال کر لیتے۔ تو یہ پاک لوگ جنہوں نے دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کیا ہے کس طرح ظاہر ہوتے۔

درحقیقت تمام

مدار نیّت پر ہوتا ہے

اگر بہیمیت کی نیت سے کوئی شخص ان تعلقات کو قائم کرتا ہے۔ تو وہ انسانیت کی توہین کرتا ہے۔ اور اگر اخلاق اور تقوےٰ اللہ پر بنیاد رکھتا ہے۔ تو وہ اخلاق اور

تقوےٰ اللہ کو قائم کرنیوالا

ہوتا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اس لئے شادی کرتا ہے۔ کہ فلاں عورت بڑے خاندان کی ہے۔ کوئی اس لئے شادی کرتا ہے کہ فلاں عورت بڑی مالدار ہے کوئی اس لئے شادی کرتا ہے کہ فلاں عورت بڑی حسین ہے۔ مگر فرمایا علیک بذات الدین تربت یداک۔ تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے تو نیک اور دیندار عورت کو ترجیح دے۔ تاکہ ان تعلقات کی بنیاد

نیکی اور تقوےٰ

پر قائم ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں ایسی نسلیں پیدا ہوں۔ جو خدا تعالےٰ کے نام کو بلند کرنے والی اور اس کے ذکر کو قائم کرنے والی ہوں۔ بہرحال یہ مضمون تھا جو میں نے رؤیا میں بیان کیا۔ اور میں نے مناسب سمجھا کہ اس کا ذکر خطبہ میں بھی کر دوں۔

٥ - ٥ - ٥ - ٥ - ٥

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیا سے اپنا دل مت لگاؤ

"دنیا کے کام کرنا گناہ نہیں مگر مومن وہ ہے۔ جو درحقیقت دین کو مقدم سمجھے۔ اور جس طرح اس ناچیز اور پلید دنیا کی کامیابیوں کے لئے دن رات سوچتا۔ یہاں تک کہ پلنگ پر لیٹے بھی فکر کرتا ہے۔ اور اس کی ناکامی پر سخت رنج اٹھاتا ہے۔ ایسا ہی دین کی غمخواری میں بھی مشغول رہے۔ دنیا سے دل لگانا بڑا دھوکہ ہے۔ موت کا ذرا اعتبار نہیں۔ موت ہر ایک سال نئے کرشمے دکھلاتی رہتی ہے۔ دوستوں کو دوستوں سے جدا کرتی اور لڑکوں کو باپوں سے اور باپوں کو لڑکوں سے علیحدہ کرتی ہے۔ مبارک وہ انسان ہے جو اس ضروری سفر کا کچھ بھی فکر نہیں رکھتا خدا تعالےٰ اس شخص کی عمر کو بڑھا دیتا ہے۔ جو سچ سچ اپنی زندگی کا طریق بدل کر خدا تعالےٰ ہی کا ہو جاتا ہے"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۴ صـ۷۳)

شذرات

از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی

اسلام کے زندہ مذہب ہونے کی روشن دلیل

کرامت گرچہ بے نام و نشاں است
بیا بنگر ز غلمانِ محمد

مولانا سید ابو الحسن علی صاحب ندوی استاذ ندوۃ العلماء دیگر مذاہب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"دوسرے مذاہب میں ایسی ہستیوں کی نمایاں کمی نظر آتی ہے۔ جو ان مذاہب میں نئی روح اور ان کے ماننے والوں میں نئی زندگی پیدا کردیں۔ ان کی تاریخ میں صدیوں اور ہزاروں برس کے ایسے خلا نظر آتے ہیں۔ جن میں اس دین کا کوئی مجدد دکھائی نہیں دیتا۔ جو اس دین کو تحریفات و بدعات کے نرغہ سے نکالے۔ .... اسلام کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرے۔۔ مادیت ونفس پرستی کی تحریکات و رجحانات کے خلاف جہاد کرنے کے لئے کمربستہ ہو کر میدان میں آجائے۔ اور اپنے یقین سچی روحانیت اور قربانیوں سے اس مذہب کے پیروؤں میں نئی روح اور نئی زندگی پیدا کردے۔"

اس سے آگے عیسائیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پوری مسیحی دنیا صدیوں سے طاقتور مسیحی شخصیت اور داعی اور دینِ عیسوی کے مجدد مصلح سے محروم ہے۔ عیسائیت روز بروز اپنا اثر اور اقتدار کھوتی جا رہی ہے۔ اور اس کے بازگشت کی کوئی امید نہیں ہے۔ یورپ کے مفکرین و مصنفین عیسائیت کی نشاۃ ثانیہ سے بالکل مایوس ہیں۔"

(الفرقان لکھنؤ جلد ۲۰ نمبر ۳ تا ۵ صفحہ ۱۳۹ تا ۱۴۱)

سوال یہ ہے کہ اگر عیسائیت اور دوسرے مذاہب میں کوئی روحانی شخصیت موجود نہیں ہے۔ جو کہ تجدید دین کا کام سرانجام دے۔ اور انسانوں کو طرح طرح کی بدیوں اور قسم قسم کے معاصی سے نجات دلا کر نیکیوں کی طرف لائے۔ تو موجودہ زمانہ میں اسلام کے اندر کونسی روحانی شخصیت موجود ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ ہمکلام ہو رہا ہے۔ اور اس کے ذریعہ اسلام کو تازہ بتازہ روشن نشانوں کے ساتھ مذاہب باطلہ کے مقابل غالب و منصور کر رہا ہے؟

چنانچہ ابو سعید مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی "جلسہ اعظم مذاہب" لاہور کے تیسرے اجلاس میں ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو تقریر کرتے ہوئے یوں گویا ہیں کہ

"یہ وہ وقت ہے۔ کہ لوگ معجزہ سے منتے ہیں۔ معجزہ مانگتے ہیں۔ لیکن انبیاءؑ فوت ہو چکے۔ امت محمدیہ کے بزرگ ختم ہو چکے۔ بے شک وارث انبیاءؑ ولی تھے۔ وہ کرامت رکھتے تھے۔ اور برکات رکھتے تھے۔ لیکن وہ نظر نہیں آتے۔ زیر زمین ہو گئے۔ آج اسلام ان کرامت والوں سے خالی ہے۔ اور ہم کو گذشتہ اخبار کی طرف حوالہ کرنا پڑتا ہے۔ ہم نہیں دکھا سکتے۔"

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۴۷ مطبوعہ صدیقی پریس لاہور۔ شائع کردہ خواجہ غلام محی الدین صاحب تاجر پشمینہ لاہور سال اشاعت ۱۸۹۷ء)

ایسے پرآشوب زمانہ میں جبکہ مذاہب عالم کسی روحانی وجود کے پیش کرنے سے قطعاً قاصر تھے خدا تعالیٰ نے اپنی زندہ ہستی کو منوانے اور اپنے مقدس رسول اور اس کے لائے ہوئے دین الحق اسلام کی زندگی کا ثبوت دینے کے لئے سرزمین قادیان سے ایک برگزیدہ انسان کھڑا کیا۔ جس نے کھڑے ہوتے ہی باآواز بلند یہ ایمان افروز اعلان فرمایا۔ کہ

"اگر میرے مقابل پر تمام دنیا کی قومیں جمع ہو جائیں۔ اور اس بات کا بالمقابل امتحان ہو۔ کہ کس کو خدا غیب کی خبریں دیتا ہے۔ اور کس کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ اور کس کی مدد کرتا ہے۔ اور کس کے لئے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے۔ تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں ہی غالب رہوں گا۔ کیا کوئی ہے؟ کہ اس امتحان میں میرے مقابل آئے۔ ہزارہا نشان خدا نے محض اس لئے مجھے دیئے ہیں۔ کہ تا دشمن معلوم کرے۔ کہ دین اسلام سچا ہے۔ میں کوئی عزت نہیں چاہتا۔ بلکہ اس کی عزت چاہتا ہوں۔ جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہزاروں انذاری اور تبشیری تازہ بتازہ نشانات دکھا کر منکرین اسلام پر اتمام حجت کی۔ وہاں آپ نے عملی میدان میں زبردست دلائل و براہین کے ساتھ مذاہب باطلہ کے پیروؤں کا ایسا عظیم الشان اور بے نظیر مقابلہ کیا۔ کہ جس کے نتیجہ میں اسلام کے حریف میدان چھوڑ بھاگ نکلے۔ اور بالآخر خدا تعالیٰ کے جری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ کہنا پڑا کہ ؎

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہرچند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

دشمنانِ اسلام کا مقابلہ

جناب شیخ اکبر علی صاحب (ایڈووکیٹ) آنریری سیکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور لکھتے ہیں:۔

"جب انگریزوں نے سکھوں سے پنجاب چھینا۔ تو مسلمان تباہی کے عمیق غار میں گر چکے تھے۔ اس نئے دور میں مسلمانوں کی بے بسی دیکھتے ہوئے عیسائی مبلغوں اور آریہ سماجی پرچارکوں نے نئے حربوں سے مسلح ہو کر مسلمانوں کے ایمان پر دھاوا بول دیا۔ کیونکہ قوم کا اپنا کوئی ادارہ موجود نہ تھا۔ اس لئے لاوارث اور بے کس مسلمان بچے بچیاں اور عورتیں ان آریوں اور عیسائیوں کے جال میں پھنسنے لگیں۔ یہی نہیں بلکہ علاج اور تعلیم کی آڑ میں عیسائیوں کے ڈاکٹر اور مشنری عورتیں خوشحال گھرانوں میں بھی سیندھ دینے لگیں۔ حالات کی اس ناگفتہ بہ صورت نے حساس دلوں کو متاثر کیا۔ اور وہ اپنے گردوپیش کا جائزہ لے کر بچاؤ کی تدبیریں سوچنے لگے۔"

(انجمن کے تعمیری کارنامے صفحہ ۱ تا ۲ مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور)

اس کے بعد جناب شیخ صاحب نے انجمن حمایت اسلام کے تعلیمی اداروں کا ذکر کرکے انجمن کی ملی خدمات کو سراہا اور ان پر روشنی ڈالی ہے۔ بے شک انجمن حمایت اسلام نے بعض تعلیمی ادارے قائم کرکے مسلمانوں کی قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ عیسائی پادریوں اور آریہ پنڈتوں کے تبلیغی ہتھکنڈوں سے قوم مسلم کو نجات دلانے کے لئے انجمن حمایت اسلام اور دیگر اسلامی انجمنوں نے کیا کچھ کیا؟ ظاہر ہے کہ اس سلسلہ میں کسی انجمن نے بھی کوئی تبلیغی مہم جاری کرکے مخالف قوموں کے حملوں کا دفاع نہیں کیا۔

ہاں ایسے کفر و الحاد کے دور میں جبکہ چاروں طرف سے معاندین اسلام کی طرف سے دینِ حق پر پیہم زہریلے حملے کئے جا رہے تھے، ایک ہی پہلوان اسلام اٹھا۔ جس نے دشمنوں کے سب واروں کو اپنے سینہ و دل پر لیتے ہوئے اسلام کے حریفوں کا دلائل و براہین کے ساتھ ایسا شاندار مقابلہ کیا۔ کہ بالآخر دشمنانِ اسلام کو اس کے مقابل شکستِ فاش ہوئی۔ اسلام کے اس جری نے معاندین حق کے مقابل ایسا زبردست لٹریچر تیار کیا۔ جو اپنی ذات میں لاجواب اور بے نظیر ہے۔ یہ مقدس انسان جن کا ہم ذکر کر رہے ہیں حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔ جنہوں نے اپنے بعد ایک ایسی فعال جماعت (جماعت احمدیہ) چھوڑی ہے۔ جس نے مذہبی دنیا میں حیرت انگیز تبلیغی کارنامے سرانجام دے کر اسلام کی لاج رکھ لی ہے۔ اور آج ہر غیر متعصب انسان اس کی تبلیغی مساعی اور پیدا کردہ خوشکن نتائج کو دیکھ کر حیران و ششدر ہے۔ ہم نے جو یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ اسلام اور مسلمانوں کے بے بسی کے زمانہ میں ایک ہی مقدس انسان غیرت و حمیت کا پیکر بن کر مخالفین اسلام کے مقابلہ کے لئے اٹھا۔ ہمارا یہ دعویٰ ممکن ہے۔ غیر از جماعت لوگوں کی نظر میں محض دعویٰ ہی رہے۔ اس لئے ہم اپنے دعویٰ کو سچا ثابت کرنے کے لئے ایک ایسے انسان کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ جسے "مفکر احرار" کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے۔ یعنی چودھری افضل حق صاحب۔ چودھری صاحب لکھتے ہیں:۔

"آریہ سماج کے وجود میں آنے سے قبل اسلام جسدِ بے جان تھا۔ جس میں تبلیغی حس مفقود تھی۔ سوامی دیانند کی مذہب اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چونکا دیا۔ مگر حسب معمول جلد ان پر خواب گراں طاری ہو گئی۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں سے تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہوئی۔ ہاں ایک دل (یعنی حضرت میرزا صاحب۔ ناقل) مسلمانوں کی غفلت سے تڑپ اٹھا۔ اور ایک مختصر جماعت اپنے اردگرد جمع کرکے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے آگے بڑھا۔"

(فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں)

درخواست ہائے دعا

(۱) چودھری سلطان علی صاحب نمبردار گجو چک کے لڑکے محمد شریف نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب کرام اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد شریف از ربوہ

(۲) میرے بڑے بھائی محمد عبد السلام صاحب حیدر آباد دکن میں مرض صرع میں مبتلا ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے بہنوئی مکرم سید منظور احمد صاحب حیدر آباد دکن میں بعض مشکلات کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے۔

خاکسار محمود احمد سعید واقف زندگی دفتر وکیل التبشیر ربوہ۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَات

نیچے جو نقشہ دیا گیا ہے اس میں صدر انجمن کے بجٹ کے مقابلہ میں مختلف علاقوں کے لازمی چندوں کی ۱۵ مارچ ۱۹۵۶ء تک کی وصولی کی رفتار دکھائی گئی ہے۔ یہ رفتار تمام سال کے بجٹ کے مقابلہ میں دکھائی گئی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مثلاً اگر کسی علاقہ کا سال رواں کا بجٹ مبلغ دس ہزار روپیہ ہو اور ۱۵ مارچ تک وصول چھ ہزار پانچ سو روپیہ ہو تو اس کی وصولی کی رفتار ۶۵ فیصدی دکھائی گئی ہے۔

بعض جماعتوں کی طرف سابقہ بقایا جات چلے آ رہے ہیں ان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور ان کی وصولی ضروری ہے۔ سوائے اس کے کہ کوئی جماعت معقول وجوہات پیش کر کے وہ بقایا جات یا ان کا کوئی حصہ معاف کروا لے۔ مندرجہ ذیل نقشہ میں وصولی کی رفتار نکالنے کے لئے ان بقایا جات کو محض اس لئے نظر انداز کیا گیا ہے تا جماعتیں یہ اندازہ لگا سکیں کہ اگر وہ اس سال کا بجٹ بھی پورا نہ کر سکیں تو ان کے بقائے بڑھتے ہی جائیں گے۔ بقائے گھٹنے کی ایک ہی صورت ہے کہ وہ ہمت کر کے اس سال کا پورا بجٹ اور پچھلے بقایوں کا ایک حصہ وصول کر لیں۔ جو جماعتیں سال رواں کا بجٹ پورا کر دیں ان کے پچھلے بقائے معاف کرنے کے لئے غور کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جن جماعتوں کی سال رواں کی وصولی تسلی بخش نہ ہو ان کے پچھلے بقائے معاف کرنے کا مطلب ہو گا ان کی کوتاہی پر بلاوجہ پردہ پڑ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس سال اکثر جماعتوں کو اپنے چندے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور مجموعی طور پر اس سال کی وصولی میں پچھلے سال کی نسبت نمایاں زیادتی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مجھے امید ہے کہ اس سال کے باقی دنوں میں تمام جماعتیں اپنے اپنے بجٹ اور بقائے پورے کرنے کے لئے مزید جد و جہد کر کے عند اللہ ماجور ہوں گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو جماعتیں اس دوڑ میں پیچھے ہیں ان کو بھی اپنی بے پایاں رحمت کے طفیل آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال ربوہ

نام علاقہ	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ	نام علاقہ	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ
ضلع منٹگمری	۷۹	۷۷	ضلع گوجرانوالہ	۶۳	۵۵
کراچی	۴۸	۶۸	ضلع لاہور	۷۵	۳۷
ضلع گجرات	۸۶	۵۹	سابق صوبہ سرحد	۷۳	۳۵
ضلع شیخوپورہ	۷۷	۶۴	ضلع جہلم	۶۴	۴۳
ضلع ملتان	۷۹	۵۹	سابق ریاست بہاولپور	۵۵	۵۱
سابق صوبہ سندھ	۷۳	۶۲	ضلع ڈیرہ غازی خاں	۵۴	۳۴
ضلع سیالکوٹ	۴۷	۵۵	ضلع کیمبل پور	۵۱	۳۸
ضلع جھنگ	۷۲	۵۵	ضلع راولپنڈی	۶۸	۱۸
ضلع لائلپور	۶۵	۶۲	ضلع میانوالی	۴۴	۲۳
ضلع سرگودھا	۶۶	۵۶	مشرقی بنگال	۵۱	۱۰
ضلع مظفرگڑھ	۷۰	۵۰	سابق صوبہ بلوچستان	۴۰	۱۵

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کے لئے تازہ عطیہ

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی طرف سے عطیہ کے ضمن میں بیس ۲۰ خریداروں کی فہرست مکمل ہونے کے ساتھ ہی یہ اطلاع ملی ہے کہ مکرم جناب محمد صالح صاحب بی اے (چٹاگانگ) نے بھی مکرم جناب سیٹھ صاحب کی سکیم کے مقابلہ میں بیس ۲۰ خریداران ریویو آف ریلیجنز کے لئے مبلغ سو روپیہ عطیہ عطا فرمایا ہے تاکہ ایسے طالب علم یا احباب جو ریویو کے پڑھنے کے خواہشمند ہیں یا دوسروں کو رسالہ ریویو دیکر فریضہ تبلیغ ادا کرنا چاہتے ہیں مگر پورا چندہ ادا نہیں کر سکتے۔ اگر وہ پچاس فیصدی چندہ یعنی فی پرچہ پانچ روپیہ سالانہ کے حساب سے ادا کریں تو مزید پانچ روپیہ فی پرچہ مذکورہ عطیہ سے دے کر ان کے نام یا ان کے منتخب کردہ کسی کے نام اخبار جاری کر دیا جائے۔

واضح رہے کہ رسالہ ریویو کا سالانہ چندہ دس ۱۰ روپے ہے اور اس ضمن میں تمام خط و کتابت وغیرہ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے کریں۔

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انگریزی ربوہ

زمیندارہ جماعتوں کی خصوصی توجہ کے لئے

اب تک اس سال کی دونوں فصلیں اٹھائی جا چکی ہیں۔ لیکن ابھی تک بعض جماعتوں کی طرف سے فصل خریف کا چندہ داخل خزانہ نہیں ہوا اور بعض جماعتوں کی طرف سے کچھ رقم وصول تو ہوئی ہے لیکن بجٹ کے مقابلہ میں ابھی ان کی وصولی بہت کم ہے۔ چونکہ اب صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال میں صرف ایک ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے اس لئے تمام جماعتوں کے عہدہ داروں اور نمائندگان مجلس مشاورت سے التماس ہے کہ وہ اپنے بجٹوں اور وصولیوں کا بغور جائزہ لیں اور جس مد میں کمی ہے اسے جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔

بجٹوں کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ زمیندار اور تاجر پیشہ اور پیشہ ور احباب کی صحیح آمدنیں درج نہیں کی جاتیں جماعتوں کو چاہئے کہ اپنے احباب کی صحیح آمدنیاں تشخیص کر کے اس کے مطابق چندہ وصول کریں۔

ناظر بیت المال ربوہ

یاد دہانی

تحریک جدید کا انیس ۱۹ سالہ بقایا ۱۵ اپریل تک ادا کر کے نام درج رجسٹر کرانے کا اعلان ہو چکا ہے بار بار بتانے کی ضرورت اس لئے پیش آتی ہے کہ جن لوگوں نے پہلے نہیں سنا تھا وہ اب سن لیں۔ نیز ایک مطبوعہ چٹھی کے ذریعہ بھی بقایا دار احباب کو دفتر اطلاع دے رہا ہے کہ وہ اپنا بقایا ۱۵ اپریل تک ادا کر دیں یا اس کے متعلق اپنے جواب سے اطلاع فرمائیں۔

دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت اس لئے بھی ہے کہ بسا اوقات سستی اور غفلت ہو جاتی ہے یاد دلانے سے انسان کو موقع مل جاتا ہے کہ وہ سستی اور غفلت ترک کر کے بیدار ہو جائے اور توجہ کر کے اپنا بقایا انیس سالہ ادا کر کے نام درج کتاب کرا لے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں اساتذہ کی ضرورت

سکول ہذا میں پانچ چھ آسامیاں بی۔ٹی ۔ ایس وی ۔ او ٹی ۔ جے وی کی خالی ہیں۔ سلسلہ کی خدمت اور مرکز میں رہائش کے خواہشمند احباب اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ یا امیر کی سفارش کے ساتھ مع نقول سرٹیفکیٹس کے درخواستیں بھجوا دیں۔ ایسے احباب جو ریٹائر ہو چکے ہیں یا ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچنے والے ہوں درخواستیں نہ بھجوائیں۔ کیونکہ محکمہ ایسے احباب کے تقرر کی اجازت نہیں دیتا

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

اعلان دارالقضاء

مسماۃ عائشہ بی بی صاحبہ ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کالا گجراں ضلع جہلم نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند ملک اللہ داد خانصاحب ولد ملک محمد عالم صاحب فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم کی امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع ہے وہ مجھے دی جائے۔ مرحوم کے تین لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس ۲۰ یوم تک اطلاع دیں۔

نوٹ:۔ امانتی رقم ۲۳۰ روپے بتائی گئی ہے۔

ناظم دارالقضاء سلسلہ احمدیہ ربوہ

322

درخواستہائے دعا

(۱) مولوی فضل الٰہی صاحب انوری شاہد ۔ ۱۰ مئی ۱۹۵۶ کراچی سے بذریعہ بحری جہاز روانہ ہو گئے ہیں۔ انوری صاحب کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے اور فریضہ تبلیغ اسلام کو احسن طریق پر سرانجام دینے کے لئے احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ نیز عاجز کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اپنا خاص فضل و کرم فرمائے
بشیر الدین احمد جنجوعہ

(۲) ہم تین احمدیوں پر ایک فوجداری مقدمہ دائر ہے۔ دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ باعزت بری فرمائے آمین
محمد اسلم کاٹھ گڑھی چک ۲ جنوبی ڈی۔ اے حسن ابدال سرگودھا

(۳) شیخ اللہ بخش صاحب سابق معاون ناظر امور عامہ دار البرکات عرصہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ و درویشان قادیان سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔
محمود احمد مکان نمبر ۲۵۳ محلہ کوچہ خیلاں بنوں

(۴) میری اہلیہ بیمار ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ کامل شفا عطا فرمائے آمین
(محمد سعید احمد صدر گوگیرہ ضلع منٹگمری)

(۵) خاکسار کی اہلیہ صاحبہ چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے احباب کرام و بزرگان ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
مالی جان محمد ربوہ

(۶) میں کئی سالوں سے ایک دیوانی مقدمہ میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے پریشانیوں سے نجات بخشے
خانزادہ امیر اللہ خاں موضع اسماعیلہ۔ مردان

(۷) میری اہلیہ ایک سال سے بیمار ہے۔ بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب کرام اس کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں
حبیب اللہ نائک مددگار کارکن دفتر جلسہ ربوہ

(۸) میرے لئے احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے میری دینی اور دنیوی مشکلات کو آسان فرمائے۔ آمین
چوہدری عبد العزیز ۔ ۔ روڈ راولپنڈی

(۹) میری دو لڑکیوں عزیزہ صفیہ بیگم و عزیزہ حلیمہ لطیف کا عنقریب رخصتانہ ہونے والا ہے۔ احباب بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔ نیز میرا لڑکا عزیز ڈاکٹر محمد عبد اللہ عدن بحالت بیماری بحالی صحت و تبدیلی آب و ہوا کے لئے افریقہ گیا ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ ان کی بیوی اور بچے عدن میں ہیں ان کیلئے بھی دعا فرمائیں۔
(حاجی) محمد الدین درویش قادیان

ولادت

میری ہمشیرہ کے ہاں ۲۲، ۲۳ کی درمیانی رات کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر حبیب اللہ خاں صاحب گکھڑ کا پوتا اور مکرم مرزا برکت علی صاحب آف پشاور کا نواسہ ہے۔ صحابہ کرام اور احباب جماعت سے نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی درخواست دعا ہے۔ نیز میری ہمشیرہ کی طبیعت علیل ہے ان کے لئے بھی دعا فرمائیں۔
مرزا لطف الرحمٰن عفی عنہ متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ

دعائے مغفرت

میری لڑکی امۃ العزیز بعمر اکیس سال ایک ہفتہ بیمار رہنے کے بعد اتوار کو اپنے مالک حقیقی کے پاس چلی گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیزہ نہایت ہوشیار بچی تھی۔ دینی کتب پر اسے کافی عبور حاصل تھا اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھی

احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں داخل فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین
پیر شبیر عالم از گولیکی۔ گجرات

مجلسِ مشاورت کی مختصر روئداد (بقیہ صفحہ اول)

کوئی ایک فرد اپنی ذاتی کوشش کے بل پر یہ کام انجام نہیں دے سکتا تھا۔ لیکن جب ہم سب نے خلافت کے نظام میں منسلک ہو کر متحدہ طور پر اس کام کا بیڑا اٹھایا۔ تو یہ کام بآسانی پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کر رکھا تھا۔ کہ میرے زمانے میں قرآن مجید کی دور و دراز ممالک اور اقوام میں اشاعت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو نور قرار دیا ہے۔ ادھر مصلح موعود کے متعلق بھی اس نے اپنے الہام میں فرمایا۔ کہ "نور آتا ہے نور" اس سے مراد یہی تھی۔ کہ مصلح موعود کے ذریعہ قرآن کا نور پھیلے گا۔ سو اللہ تعالیٰ کا یہ ایک خاص نشان ہے۔ کہ جماعت کو میرے زمانہ میں یہ توفیق ملی ہے۔ کہ وہ قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع کرے۔ ہماری کوشش یہ ہے۔ کہ دنیا کی تمام زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ ہو جائے۔ اور ہر قوم اور ہر ملک کا ایک ایک باشندہ کہہ اٹھے۔ کہ میں نے جماعت احمدیہ کی وجہ سے ہی قرآن پڑھا ہے۔ اگر یہ جماعت نہ ہوتی۔ تو میں قرآن کے نور سے محروم رہ جاتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ تمہیں تنظیم قائم رکھنے کی توفیق دے۔ تا اس کی برکات کے نتیجے میں تم دنیا کے ہر شخص تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام پہنچا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہو سکو۔ اب میں قبل اس کے کہ ایجنڈے پر غور شروع ہو۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح فیصلے کرنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے بعد حضور نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔

رپورٹ تعمیل فیصلہ جات سال گذشتہ

دعا کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ پہلے مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے ان فیصلہ جات کی تعمیل کی رپورٹ پیش کی۔ جو گذشتہ سال مجلس مشاورت میں ہوئے تھے۔ ازاں بعد مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور سیکرٹری مجلس مشاورت نے سالِ رواں سے متعلق اضافہ ہائے بجٹ کی تفصیل پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد حضور نے مکرم چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو ہدایت فرمائی۔ کہ وہ اسٹیج پر آ کر اجلاس کی بقیہ کارروائی کو انجام تک پہنچائیں۔ محترم چودھری صاحب نے پہلے وہ تاریں پڑھ کر سنائیں۔ جو پاکستان اور بیرون پاکستان کے احمدی احباب کی طرف سے آئی تھیں۔ اور جن میں انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہوئے مشاورت کی کامیابی کے لئے دعا کی تھی۔

بعدہٗ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے محترم چودھری صاحب موصوف نے "سب کمیٹی بجٹ" کے صدر مکرم چودھری اسد اللہ خاں صاحب سے کہا کہ وہ سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کریں۔ یہ سب کمیٹی صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے بجٹوں اور نظارت بیت المال کی طرف سے پیشکردہ تجاویز پر غور کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ مکرم چودھری اسد اللہ خاں صاحب نے رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں بعض ترمیموں کے ساتھ دونوں بجٹ اور نظارت بیت المال کی پیشکردہ تینوں تجاویز منظور کرنے کی سفارش کی گئی۔ (باقی)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم چوہدری خالد سیف اللہ خان (بی۔ ایس۔ سی انجنیئرنگ پی۔ ایس۔ ای) ایس ڈی۔ او۔ پی ڈبلیو۔ ڈی چک جھمرہ کا نکاح حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ ۳۰/۱۲/۵۵ بروز جمعۃ المبارک مسجد مبارک ربوہ میں ہمراہ عزیزہ منصورہ بیگم بنت کیپٹن ڈاکٹر غلام محمد صاحب چک جھمرہ ۱۱۷ کے ساتھ پڑھایا۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی التماس ہے کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے آمین

(چوہدری) محمد یعقوب خاں (سابق گل منج) سب انسپکٹر کو آپریٹو سوسائٹیز ضلع لائلپور

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!